42178 ـ نذر پورى نہ كرنے كى سزا

سوال

ايك شخص نے اطاعت كرنے كى نذر مانى اور پھر اسے پورى كرنے ميں سستى سے كام ليا اور نذر پورى نہ كى تو اس كى سزا كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

نذر كى دو قسميں ہيں:

پہلى قسم:

نذر معلق: معلق نذر يہ ہے كہ نذر كو كسى چيز كے حصول پر معلق كر ديا جائے، مثلا كوئى شخص يہ كہے: اگر اللہ تعالى نے مجھے شفايابى سے نوازا تو ميں اتنا صدقہ كرونگا، يا پھر ميں اتنے روزے ركھوں گا، وغيره

دوسرى قسم:

نذر منجز: (يعنى جو معلق نہ ہو) مثلا كئى شخص يہ كہے كہ: ميرے ذمہ ہے كہ ميں اللہ كے ليے اتنے روزے ركھوں گا.

اور نذر كى يہ دونوں قسميں پورى كرنا واجب ہے، جب نذر مانى ہوئى چيز اطاعت و فرمانبردارى كا فعل ہو.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى اسے وہ نذر پورى كرنى چاہيے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت كى نذر مانى تو وہ اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت نہ كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6696).

اور معلق نذر کا پورا کرنا منجز نذر پوری کرنے سے زيادہ شديد ہے ـ اگرچہ يہ دونوں قسميں ہی پوری کرنا واجب ہيں جيسا کہ اوپر بيان بھی ہوا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى کہتے ہيں:

اگر کوئى شخص يہ کہے کہ: اگر اللہ تعالى نے مجھے سلامت رکھا اور بچا ليا تو ميں صدقہ کرونگا، يا ميں ضرور صدقہ کرونگا، تو يہ ايك وعدہ ہے جو اس نے اللہ تعالى کے ساتھ وعدہ کيا ہے، لہذا اسے چاہيے کہ وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرے، وگرنہ وہ اللہ تعالى کے مندرجہ ذيل فرمان ميں داخل ہو گا:

تو اللہ تعالى اس کی سزا ميں ان کے دلوں ميں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے مليں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالى سے وعدہ خلافى کی، اور جو وہ کذب بيانى کرتے تھے التوبۃ (76).

تو بندے کا اپنے پروردگار اور رب سے وعدہ نذر ہے جو اس کے ليے پورا کرنا واجب ہے؛ اور معلق نذر تو پورى کرنے ميں اور بھی زيادہ لازم ہے کہ وہ ابتدا ميں اس طرح کہے: ميرے ذمہ اللہ کے ليے اتنا ہے.

اور اس کے خلاف کرنا اور وعدہ پورا نہ کرنے کا انجام دل ميں نفاق پيدا ہونا ہے. اھـ تصرف کے ساتھ

دوم:

رسول کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسے لوگوں کی مذمت فرمائى ہے جو نذر مان کر اسے پورا نہيں کرتے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے عمران بن حصين رضی اللہ تعالى عنہ سے روايت کيا ہے کہ:

نبی کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يقينا سب سے بہتر ميرا دور ہے، اور پھر اس کے بعد والا، اور پھر ان کا دور جو اس کے بعد والا، اور پھر ان لوگوں کا دور جو ان سے مليں ہونگے، عمران رضی اللہ تعالى عنہ کہتے ہيں:

مجھے نہيں معلوم کہ نبی کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو دور کہے يا تين دور ـ

پھر ان کے بعد ايسی قوم ہو گی جو گواہی دينگے، اور ان سے گواہی طلب نہيں کی جائےگی، وہ خيانت کرينگے، اور ان ميں امانت نہيں رہے گی، اور وہ نذريں مانيں گے، ليکن نذريں پوری نہيں کرينگے، اور ان ميں موٹاپا ظاہر ہو گا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2535).

امام نووی رحمہ اللہ تعالى کہتے ہيں:

اس حدیث میں نذر پوری کرنے کا وجوب پایا جاتا ہے، اور نذر پوری کرنا بغیر کسی اختلاف کے واجب ہے. اھ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: " اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا " کا معنی یہ ہے کہ: یہ لوگ دینی معاملات میں اہتمام کرنے سے غافل ہونگے اور انہیں کھانے پینے اور راحت وآرام اور سونے کے علاوہ کسی اور کا فکر ہی نہیں ہو گا.

اور وہ موٹاپا مذموم ہے جو خود اپنے ہاتھوں سے کیا جائے، اور جو خلقتا اور پیدائشی موٹاپا ہو وہ مذموم نہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: عون المعبود شرح ابو داود حدیث نمبر (4657).

سوم:

نذر پوری نہ کرنا منافقوں کی صفات میں سے ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان میں (یعنی منافقوں میں سے) کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے عہد کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرینگے اور نیك و صالح لوگوں میں ہونگے، اور جب اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں، اور وہ اعراض کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں، تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے، کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالی کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے، اور اللہ تعالی غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے التوبۃ (75 ـ 77).

چہارم:

اور جس شخص نے نذر مانی اور پوری نہ کی اور اللہ تعالی سے کردہ وعدہ پورا نہ کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ:

اس کے متعلق خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اس کی سزا میں اس کے دل میں نقاق ڈال دے، تو وہ اللہ تعالی ملاقات کے وقت منافق ہو، تو اس وقت وہ خسارہ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

(تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے)التوبۃ (76).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یعنی: ان منافقوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالی سے عہد ومیثاق کیا کہ

(اگر اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے دے گا)

دنیا کا مال و متاع ہمیں زیادہ دے گا اور اس میں وسعت کرے گا تو:

(ہم ضرور صدقہ کرینگے اور نیك و صالح لوگوں میں سے ہو جائینگے)

تو ہم صلہ رحمی کرینگے، اور مصائب و تکالیف میں ایك دوسرے کی مدد و تعاون کرینگے، اور نیك و صالح اعمال کرینگے.

(تو جب اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے عطا کر دیا)

تو انہوں نے جو کچھ کہا تھا اسے پورا نہ کیا بلکہ:

(اس کے ساتھ بخل کرنے لگے، اور منہ موڑ کر)

اطاعت و فرمانبرداری سے پھر گئے

(اور وہ اعراض کرنے والے تھے)

یعنی: وہ خیر اور بھلائی کی طرف التفات کیے بغیر ہی چل نکے، لہذا جب انہوں نے اللہ تعالی سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا تو اللہ تعالی انہیں اس کی سزا دیتے ہوئے

(انہیں اس کی سزا ان کے دل میں نفاق ڈال دیا)

وہ نفاق مستمر رہے گا

(اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے بسبب اس کے کہ جو انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے).

لہذا مومن شخص کو اس شنیع وصف سے بچنا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے یہ وعدہ کرے کہ اگر اس کا فلاں مقصد پورا ہو گیا تو وہ ایسے ایسے کرے گا اور پھر وہ اس وعدہ کو پورا نہ کرے، تو ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس کی سزا میں اس کے دل میں نفاق ڈال دے جس طرح انہیں سزا دی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے صحیحین میں حدیث ہے:

" منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کرتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے "

تو یہ منافق جس نے اللہ تعالی سے وعدہ اور معاہدہ کیا کہ اگر اللہ تعالی اسے اپنے فضل سے نوازے گا تو وہ صدقہ کرے گا اور نیك و صالح لوگوں میں سے ہو گا، اس نے بات کی اور جھوٹ بولا، اور معاہدہ کیا اور اسے توڑ دیا، اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی، اور اسی لیے جن سے ایسا فعل صادر ہوتا ہے انہیں اس عمل پر وعید سنائی گئی ہے:

(کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ تعالی ان کے سینہ کے بھید اور سوگوشیاں جانتا ہے، اور یقینا اللہ تعالی غیب کی باتوں کا خبردار ہے).

اور وہ انہیں عنقریب ان کے ان اعمال کا بدلہ دے گا جنہیں اللہ تعالی جانتا ہے. اھـ

دیکھیں: تفسیر السعدی (546).

واللہ اعلم .